تفسیر

سورۂ حجرات

اور الحدید (مختصر)

دور

اولی

(تفسیر سورۃ الحجرات)

سوال ① سورۃ حجرات کا تعارف بیان کریں؟

ج حجرات کے معنی "حجرے اور کمرے" ہیں۔ اور اس کی آیت نمبر (4) میں میں حجرات کا لفظ ہے اسی مناسبت سے اس کا نام "سورۃ حجرات" ہے۔

(سورۃ حجرات کے مضامین) :-

① حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں آواز نیچی رکھنے اور دیگر آداب

② معاشرتی آداب جیسے جھوٹ، غیبت اور برے ناموں سے بچنا۔

③ مسلمانوں کے درمیان صلح کروانا

④ حضور علیہ السلام پر ایمان لا کر تمہارا ان پر احسان نہیں بلکہ ان کا ہم پر احسان ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ①

ترجمہ کنزالایمان :- اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سنتا جانتا ہے

(یا ایھا الذین امنوا اے ایمان والو) آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ کسی بھی حکم میں اللہ اور رسول کے حکم کے بغیر کسی قول و فعل میں آگے نہ بڑھنا تم پر لازم ہے - اور اللہ عزوجل سے ڈرتے رہنا تم پر انتہا لازم ہے۔

(لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ سے متعلق باتیں)

(1) معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام سے آگے نہ بڑھو ان کی بے ادبی اللہ کی بے ادبی ہے۔ (2) حضور علیہ السلام کی خادم کی حیثیت سے آگے بڑھنا بے ادبی نہیں جیسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز میں آگے ہوئے (3) علماء سے بھی آگے بڑھنا جائز نہیں ممنوع ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ (2)
ترجمہ کنزالایمان اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں چلاتے ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

(یا ایها الذین آمنو لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی اے ایمان والو اپنی آوازیں نبی کی آواز پر اونچی نہ کرو) حضور علیہ السلام کی بارگاہ کے دو آداب بیان ہوئے

(1) جب حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں کلام کرو تو تمہاری آواز انکی آواز سے نیچی ہو (2) کچھ عرض کرنا یا حضور علیہ السلام کو پکارنا ہو تو اس طرح نہ پکارو جیسے آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو

شانِ نزول: حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں منافقین اونچی آواز کرتے بولتے تھے۔ عام مسلمانوں کو ان کی پیروی سے منع کیا گیا۔ اس آیت کے نزول کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قسم کی کہ اللہ کی قسم میں آئندہ آپ سے سرگوشی کے انداز میں بات کروں گا۔

(آیت نمبر 3 کے متعلق (3) باتیں)

(1) حضور علیہ السلام کا ادب و احترام کا حکم ظاہری حیات اور بعد سے لیکر قیامت تک کیلئے ہے۔ (2) بارگاہ رسالت علیہ السلام میں ایسی آواز بلند کرنا جو بے ادبی ہو منع ہے۔ (3) علماء کی مجلس میں بھی آواز بلند کرنا بے ادبی ہے کیونکہ یہ انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث ہیں۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰىؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌ (3)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس وہ ہیں جن کا دل اللہ ﷻ نے پرہیزگاری کے لئے پرکھ لیا ہے ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

(ان الذین یغضون اصواتھم عند رسول اللہ) بے شک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس) شانِ نزول: ما قبل آیت کے نزول کے بعد جب صحابہ کرام علیہم الرضوان حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں ادباً آوازیں پست کیں تو ان کی تعریف و شان کیلئے یہ آیت نازل ہوئی کہ یہی لوگ ہیں جن کے دل اللہ ﷻ نے پرہیزگاری کے لئے پرکھ لیا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ (4)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک وہ جو تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں۔

شانِ نزول: بنو تمیم کے چند افراد حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں آئے حضور علیہ السلام آرام فرما رہے تھے۔

انہوں نے باہر سے ہی آوازیں دینا شروع کیں۔ تو آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ بارگاہ رسالت میں اس طرح پکارنا جہالت اور بے عقلی ہے۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵﴾

ترجمہ کنزالایمان اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ تم ان کے پاس خود تشریف لے آتے تو یہ ان کے لئے بہتر تھا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(ولو انھم صبروا ۔۔۔ اور اگر وہ صبر کرتے) اس آیت میں بتایا گیا کہ رسول کریم علیہ السلام کو پکارنے کی بجائے اگر وہ صبر کرتے تو یہ انکے لئے بہتر تھا۔ کہ حضور علیہ السلام خود تشریف لاتے۔ اور جن سے یہ بے ادبی ہوئی اگر وہ توبہ کریں تو اللہ بخشنے والا ہے۔

(وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا سے متعلق اہم باتیں)

① حضور علیہ السلام کی بارگاہ کے آداب اللہ نے بیان فرمائے ہیں جو تمام جن و انس و ملائکہ کے لئے لازم ہیں۔

② اکابرین کی بارگاہ کا ادب دنیا اور آخرت کی سعادتوں سے نوازتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ﴿۶﴾

ترجمہ کنزالایمان اے ایمان والو اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لو کہ کہیں کسی قوم کو بے جانے ایذا نہ دے بیٹھو پھر اپنے کیے پر پچھتاتے رہ جاؤ۔

(یَا أَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا إِنْ جَاءَکُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَیَّنُوْا) اے ایمان والو اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لو

ارشاد فرمایا گیا! کہ اگر کوئی فاسق کوئی بات بتائے یا شکایت کرے تو تصدیق نہ کرو بلکہ تحقیق کرو تاکہ سچائی ظاہر ہونے کی صورت میں شرمندگی نہ اٹھانی پڑے۔

(شانِ نزول) شانِ نزول کے بارے میں فرمایا گیا کہ حضور علیہ السلام نے ولید بن عقبہ کو بنی مصطلق کی طرف صدقات وصول کرنے کیلئے بھیجا مگر پرانی دشمنی کی وجہ سے وہ سمجھے کہ مجھے قتل کر دیں گے اور وہاں نہیں گئے یہ سوچ کر انہوں نے عرض کیا کہ ان لوگوں نے صدقات دینے سے انکار کر دیا ہے۔ تو حضور علیہ السلام نے تحقیق کے لئے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو انہوں نے صدقات دے دیئے۔

(نوٹ) :- اس آیت بطور خاص حضرت ولید رضی اللہ عنہ کو فاسق نہیں کہا گیا بلکہ ایک اسلامی قانون بتایا گیا۔ کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ وہم میں خطا کر گئے

(إِنْ جَاءَکُمْ فَاسِقٌ سے متعلق اہم باتیں)

(1) اگر کوئی شخص عادل ہو تو اسکی خبر معتبر ہے

(2) یک طرفہ فیصلہ نہیں کرنا چاہئے بلکہ فریقین کا بیان سننے کے بعد کرنا چاہئے۔

6

(3) کسی کام میں جلد بازی نہیں کرنی چاہیے

وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ فِیْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِؕ لَوْ یُطِیْعُكُمْ فِیْ كَثِیْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَیْكُمُ الْاِیْمَانَ وَ زَیَّنَهٗ فِیْ قُلُوْبِكُمْ وَ كَرَّهَ اِلَیْكُمُ الْكُفْرَ وَ الْفُسُوْقَ وَ الْعِصْیَانَؕ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ (7)
فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ نِعْمَةًؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ (8)

ترجمہ کنزالایمان: اور جان لو کہ تم میں اللہ کے رسول ہیں بہت معاملوں میں اگر یہ تمھاری خوشی کریں تو تم ضرور مشقت میں پڑو لیکن اللہ نے تمھیں ایمان پیارا کر دیا۔ اور اسے تمھارے دلوں میں آراستہ کر دیا اور کفر اور حکم عدولی اور نافرمانی تمھیں ناگوار کر دی ایسے ہی لوگ راہ پر ہیں اللہ کا فضل اور احسان اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔

(وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ فِیْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ: اور جان لو کہ تم میں اللہ کے رسول ہیں) اس آیت اور بعد والی آیت میں بیان ہوا کہ اللہ کے رسول علیہ السلام کے ساتھ اگر جھوٹ بولو گے تو اللہ انہیں خبر کر دے گا اور تم رسوا ہو گے

(وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ فِیْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ سے ہونے والی معلومات)

(1) نبی پاک علیہ السلام کی بارگاہ میں جھوٹ بولنا سخت گناہ ہے۔
(2) ایمان کا کمال اللہ کے فضل سے حاصل ہوتا ہے۔
(3) تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کفر و فسق و حکم عدولی سے دلی بیزار ہیں ایمان و تقویٰ ان کے دل میں یوں رچ بس گئے ہیں جیسے گلاب کے گل میں بو۔

وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِیْ تَبْغِیْ حَتّٰى تَفِیْٓءَ اِلٰۤى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ (9)

ترجمہ کنزالایمان: اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کراؤ پھر اگر ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو اس زیادتی والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے پھر اگر پلٹ آئے تو انصاف کے ساتھ ان میں اصلاح کردو اور عدل کرو بیشک عدل والے اللہ کو پیارے ہیں۔

وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو صلح کرا دو

(شانِ نزول)

حضور علیہ السلام کے دراز گوش کو پیشاب کرتا دیکھ عبداللہ بن ابی نے ناک بند کر لیا تو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تیرے مشک سے نبی پاک علیہ السلام کے دراز گوش کا پیشاب زیادہ خوشبودار ہے۔ اس پر دونوں میں جھگڑا ہو گیا حضور علیہ السلام کو خبر پہنچی تو حضور علیہ السلام نے ان کے درمیان صلح کروا دی۔

(وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا سے معلوم ہونے والی معلومات)

(1) مسلمانوں میں صلح کروانا سنت ہے۔ (2) غلطی فہمی سے بادشاہِ اسلام سے جنگ کرنا فسق نہیں بلکہ وہ بندہ مومن ہو گا

(3) بادشاہ اگر ان باغیوں سے جنگ کرے تو ان مال غنیمت نہ ہوگا قیدی غلام اور لونڈی نہ ہونگے۔

(4) ایمان کا پیارا ہونا اللہ تعالی کی بڑی رحمت ہے۔

صلح کی فضیلت

حضور علیہ السلام نے فرمایا وہ شخص جھوٹا نہیں جو مسلمانوں میں صلح کروائے کہ اچھی بات کرتا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے آپسی اختلافات کے احکام بیان کریں

(1) تابعی یا کوئی مسلمان جتنی ہی چاہے عبادت کرے کسی صحابی کے مرتبے کو نہیں پہنچ سکتا۔

(2) سب صحابہ کرام رضی اللہ عنھم متقی ہیں۔ انکے احوال کی تفصیل کہ کس نے کس کے ساتھ کیا کیا اس پر نظر کرنا حرام ہے۔

(3) اگر صحابہ کرام علیھم الرضوان کا کوئی قول یا فعل قابل اعتراض ملے تو اچھے محمل پر محمول کرنا واجب و لازم ہے۔

(4) انکے آپس میں جو جھگڑے ہوئے ہم انکے فیصلے کرنے والے کون ہوتے ہیں۔ وہ مجتہد تھے ان سے اجتہادی خطائیں ہوئیں اور وہ معصوم نہیں تھے انبیاء کرام علیھم السلام کی طرح

(5) حضور علیہ السلام کے صحابہ کی دو قسمیں ہیں۔ (1) سابقین اولین جو فتح مکہ سے پہلے ایمان لائے۔ (2) سابقین آخرین جو فتح مکہ کے بعد ایمان لائے۔ اور پہلوں کا درجہ دوسروں سے زیادہ ہے۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (10)

ترجمہ کنزالایمان: مسلمان مسلمان بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرو اور اللہ سے ڈرو کہ تم پر رحمت ہو۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ: مسلمان مسلمان بھائی ہیں۔ مسلمان آپس میں بھائی ہیں کیونکہ ان کا تعلق اسلامی ہے اور یہ رشتہ دیگر تمام رشتوں سے زیادہ مضبوط ہے۔

(مسلمانوں کے باہمی تعلق سے متعلق حدیث)

نبی پاک علیہ السلام نے فرمایا۔ سارے مسلمان ایک شخص کی طرح ہیں۔ جب اسکی آنکھ میں تکلیف ہو گی تو سارے جسم میں تکلیف ہو گی اور اگر اس کے سر میں درد ہو تو سارے جسم میں درد ہو گا۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَ لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَ مَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (11)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو نہ مرد مردوں سے ہنسیں عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے دور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں اور آپس میں طعنہ نہ کرو اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو کیا ہی برا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا اور جو توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں۔

(يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ: اے ایمان والو مرد

زوفی کی

دوسرے مردوں سے نہیں (شان نزول) حضرت ضحاک
فرماتے ہیں کہ یہ آیت حضرت خباب حضرت بلال رضی اللہ عنہما
اور دیگر غریب صحابہ کرام علیہم الرضوان کے بارے میں نازل ہوئی
جب ان کا دیگر لوگ افراد مذاق اڑاتے تھے فرمایا گیا
کہ غربت یا کسی کے عیب پر مذاق نہ اڑایا جائے۔
ہوسکتا ہے کہ وہ دینداری اور مخلصی میں زیادہ بہتر ہوں۔
(وَلَا نِسَاءٌ مِّن نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ)
شان نزول: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں کہ ام المؤمنین حضرت صفیہ کے بارے میں
نازل ہوئی جب انہیں دوسری ام المؤمنین نے یہودی
کی بیٹی کہا تو یہ آیت نازل ہوئی۔

(مذاق اڑانے کا حکم)

اہانت یا تحقیر کیلئے کسی مسلمان کا اشارے یا کسی
طریقے سے مذاق اڑانا حرام ہے۔

(خوش طبعی کا حکم)

خوش طبعی کرنا جائز اور کبھی کبھی کرنا سنت ہے۔
جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور علیہ السلام
ہم میں گھلے ملے رہتے حتیٰ کہ میرے چھوٹے بھائی
کو فرماتے ابو عمیر و اچڑیا کا کیا ہوا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ
وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ

لحم اخیہ میتا فکرھتموہ ط واتقوا اللہ ط ان اللہ تواب رحیم (12)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو بہت گمان سے بچو بےشک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے اور عیب نہ ڈھونڈو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارہ نہ ہوگا اور اللہ سے ڈرو بےشک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے

(یا ایھا الذین اجتنبوا کثیرا من الظن اے ایمان والو بہت گمان سے بچو) آیت کے اس حصے میں اللہ پاک نے اپنے مومن بندوں کو بہت گمان کرنے سے منع فرمایا کیونکہ بعض گمان ایسے ہیں جو محض گناہ ہیں۔ احتیاط اسی میں ہے کہ کثرت گمان سے بچا جائے۔

(گمان کی اقسام)

گمان کی کئی اقسام ہیں چار درج ذیل ہیں۔

1. واجب جیسے اللہ کے ساتھ اچھا گمان کرنا
2. مستحب جیسے نیک لوگوں کے بارے میں کرنا
3. ممنوع حرام جیسے اللہ پاک کے ساتھ برا گمان کرنا
4. جائز فاسق معلن کے ساتھ اس کے اعمال کے مطابق برا گمان کرنا۔

بدگمانی کے نقصانات اور علاج بیان کریں؟

(1) بدگمانی سے مسلمان کی دل آزاری ہوتی ہے (2) غیر موجودگی میں بدگمانی کا اظہار غیبت اور حرام ہے۔
(3) بدگمانی سے جھگڑا ہوتا ہے اور گھر اجڑ جاتا ہے
علاج:- بدگمانی انسان کے دل میں شیطان ڈالتا ہے اور شیطان کی پیروی سے مسلمان کو بچنا چاہیئے۔
(وَلَا تَجَسَّسُوْا اور عیب نہ ڈھونڈو)
اس آیت کے حصے میں حکم ارشاد فرمایا گیا کہ مسلمان کی غیبت جوئی نہ کرو۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔
جس نے مسلمان کے عیوب پر پردہ رکھا اللہ پاک قیامت میں اسکے عیوب پر پردہ رکھے گا۔
(وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو)
اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی پسند کرے گا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے کیونکہ غیبت اسی کی مثل ہے۔

غیبت کی تعریف اور احکام بیان کریں۔

تعریف:- کسی کے پوشیدہ عیوب کو برائی کے طور پر اسکی غیر موجودگی میں بیان کرنا احکام (1) غیبت زبان اور فعل ہر طرح سے حرام ہے۔ (2) زندہ کے ساتھ مردہ کی بھی غیبت ہوتی ہے۔ (3) کسی لنگڑے وغیرہ کی نقل کرنا بھی غیبت ہے
(4) جس کے سامنے غیبت کی جائے وہ اس کا انکار کرے۔
(5) جس کی غیبت کی اس سے معافی مانگنا لازمی ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ (13)

ترجمہ کنز الایمان: اے لوگو ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے بے شک اللہ جاننے والا خبردار ہے۔

(يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ) اے لوگو ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا فرمایا گیا کہ تم سب ایک مرد حضرت آدم علیہ السلام اور ایک عورت حضرت حوا رضی اللہ عنہا کی اولاد ہو۔ لہذا نسب اور قبیلے پر فخر کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کسی کالے کو گورے پر اور گورے پر کوئی فضیلت نہیں مگر تقوی کے اعتبار سے

(إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ) بیشک تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے

یعنی عزت اور شرافت کا باعث صرف تقوی اور پرہیزگاری ہے۔ کسی عربی کو عجمی پر فضیلت نہیں مگر تقوی کے اعتبار سے

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا یَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَیْئًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (14)

ترجمہ کنزالایمان: گنوار بولے ہم ایمان لائے تم فرماؤ تم ایمان تو نہ لائے ہاں یوں کہو کہ ہم مطیع ہوئے اور ابھی ایمان تمہارے دلوں میں کہاں داخل ہوا اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو گے تو تمہارے کسی عمل کا تمہیں نقصان نہ دے گا بےشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(قالت الاعراب آمنا: گنوار بولے ہم ایمان لائے)

شان نزول: بنو اسد کے کچھ لوگ حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں آکر اپنے اسلام کا اظہار کیا۔ اس کے بعد صبح شام حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں آکر اپنے اسلام کا احسان جتا کر کچھ مانگتے تھے۔ ان سے فرمایا گیا کہ تم نے صرف لفظوں سے اسلام کا اقرار کیا ہے۔ اسلام کے لئے تصدیق قلبی کا ہونا ضروری ہے۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ (15)

ترجمہ کنزالایمان: ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر شک نہ کیا اور اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہی سچے ہیں۔

(انما المؤمنون الذين امنوا باللہ ورسولہ) ایمان والے

تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے
فرمایا گیا کہ ایمان والے وہی ہیں جو اللہ اور اس
کے رسول پر ایمان لائے اور دین و ایمان میں
شک نہیں کیا اور سب کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کیا

قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِیْنِكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ (16)

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ کیا تم اللہ کو اپنا دین بتاتے ہو اور اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

(قل اتعلمون اللہ بدینکم) تم فرماؤ: کیا تم اللہ کو اپنا ایمان بتاتے ہو

(شان نزول) جب ماقبل کی
دو آیتیں نازل ہوئیں تو دیہاتی قسمیں کھا کر اپنے ایمان
کا یقین دلانے لگے۔ فرمایا گیا کہ اللہ پاک دنیا
کی حاضر و غائب سب کو جانتا ہے لہذا قسم کھا کر
ایمان کا یقین دلانے کی حاجت نہیں

یَمُنُّوْنَ عَلَیْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَیَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ یَمُنُّ عَلَیْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِیْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ (17)

ترجمہ کنزالایمان: اے محبوب وہ تم پر احسان جتاتے ہیں کہ
مسلمان ہو گئے تم فرماؤ اپنے اسلام کا احسان مجھ پر نہ رکھو
بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تمہیں ایمان
کی ہدایت کی اگر تم سچے ہو

(یمنّون علیک ان اسلموا / اے محبوب وہ تم پر احسان جتاتے ہیں کہ وہ مسلمان ہو گئے)

اے حبیب علیہ السلام یہ آپ پر احسان جتاتے ہیں ہیں۔ اہلِ ایمان کا حالانکہ ان پر آپ کا احسان ہے۔ جیسے سورج کا روشنی دینا ہم پر احسان ہے

اِنَّ اللّٰہَ یَعۡلَمُ غَیۡبَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ وَ اللّٰہُ بَصِیۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ (18)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ جانتا ہے آسمانوں اور زمین کے سب غیب اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے

(ان اللہ غیب السموٰت والارض بیشک اللہ جانتا ہے آسمانوں اور زمین کے سب غیب)

جو علم و خبر دنیا کے ہر قول و فعل کو جانتا ہے اس کے سامنے تمہارے ایمان کا اظہار عبث ہے۔ وہ تمہارے ایمان کو بھی جانتا ہے۔

17

تفسیر سورۃ الحدید

سوال سورۃ حدید کا تعارف بیان کریں۔

جواب۔ ایک قول کے مطابق مکی ہے۔ اور ایک قول کے مطابق مدنی ہے۔

اس میں 4 رکوع 29 آیتیں ہیں۔ عربی میں حدید لوہے کو کہتے ہیں۔ اس میں لوہے کے فوائد بیان کیے گئے ہیں اس لئے اس سورۃ کو سورۃ الحدید کہتے ہیں۔

(سورۃ حدید کے مضامین)

(1) اس میں عقائد، ایمان، جہاد اور راہ خدا میں خرچ کرنے کے مسائل درج ہیں۔

(2) دنیا کے فانی اور آخرت کے دائمی ہونے کا بیان ہے۔

(3) سابقہ امتوں کے احوال سے نصیحت حاصل کرنا۔

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ (1)
ترجمہ کنز الایمان) اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اور وہی عزت و حکمت والا ہے۔

(سبح للہ ما فی السموت والارض اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے) یعنی زمین اور آسمان میں جو کچھ بھی ہو۔ خواہ جاندار ہو بے جان وہ اللہ پاک کی حمد و ثناء کرتا ہے کہ وہ ہر خوبی کا جامع اور ہر عیب سے پاک ہے۔

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ②

ترجمہ کنزالایمان: اسی کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ سب کچھ کرسکتا ہے۔

لہ ملک السموت والارض اسی کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت یعنی آسمان اور زمین میں ہر چیز پر اللہ پاک کی قدرت ہے اور سب پر اسی کا حکم چلتا ہے۔ سب اسی کے محتاج ہیں۔

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ③

ترجمہ کنزالایمان: وہی اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن اور وہی سب کچھ جانتا ہے۔

(ھوالاول) وہی اول ہے اس آیت میں 5 صفات کا ذکر ہے۔

① **اول:** یعنی وہ اپنی ذات و صفات کے اعتبار سے سب چیزوں سے پہلے ہے اسکے لئے کوئی ابتداء نہیں۔

② **آخر:** یعنی ہر فنا ہونے والی چیز کے بعد بھی وہ رہنے والا ہے اسکے لئے کوئی انتہا نہیں۔

③ **ظاہر:** ہر چیز میں اسکے قدرت کے دلائل ظاہر ہیں۔ اور وہ ہر چیز پر غالب ہے۔

④ **باطن:** یعنی اس ظاہر سے اس کا ادراک ممکن نہیں

اس کی ذات پوشیدہ ہے۔

(5) وہ ہمیشہ سے ہمیشہ تک ہر چیز کو جانتا ہے۔

سوال حضور علیہ السلام کے اول، آخر، ظاہر، باطن ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب حضور علیہ السلام کے اول ہونے سے مراد مخلوق میں اول ہونا ہے آخر ہونے سے مراد بعثت و رسالت میں آخر ہونا ہے ظاہر ہونے سے مراد نبوت و ہدایت میں ظاہر و واضح ہونا ہے۔ اور باطن سے مراد آپ کے اسرار و حقیقت کا پوشیدہ ہونا ہے جس کو کوئی نہیں جان سکتا۔

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ؕ یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا ؕ وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَ مَا كُنْتُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ (4) لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِلَی اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ (5)

ترجمہ کنز الایمان وہی ہے جس نے آسمان و زمین چھ دن میں پیدا کیے پھر عرش پر استوا فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے جانتا ہے جو زمین کے اندر جاتا ہے اور جو اس سے باہر نکلتا ہے اور جو آسمان سے اترتا ہے اور جو اس میں چڑھتا اور وہ تمہارے ساتھ ہے تم کہیں ہو اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔ اسی کی ہے آسمانوں

اور زمین کی سلطنت اور اللہ ہی کی طرف سب کاموں کی رجوع۔

هو الذی خلق السموت والارض فی ستة ایام

وہی ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں پیدا کیے

وضاحت:- اللہ وہی ہے جس نے آسمان و زمین چھ دن کے حساب سے پیدا کیے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اگر اللہ چاہتا تو پلک جھپکنے کی مقدار آسمان و زمین کو پیدا فرما دیتا۔ مگر یہ اسکی حکمت ہے۔ پھر فرمایا گیا کہ اللہ نے عرش پر استواء فرمایا جیسا کہ اسکی شان کے لائق ہے۔

یُولِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَیُولِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ ؕ وَهُوَ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۶﴾

ترجمہ کنزالایمان: رات کو دن کے حصے میں لاتا ہے اور دن کو رات کے حصے میں لاتا ہے اور وہ دلوں کی جانتا ہے۔

یولج الیل فی النهار

رات کو دن میں داخل کرتا ہے

وضاحت:- یعنی اللہ پاک رات کی مقدار کو کم کر کے دن میں داخل کرتا ہے۔ اور دن کی مقدار کو کم کر کے رات میں داخل کرتا ہے موسم کے مطابق۔

سبح للہ ما فی السموت والارض ۚ وھو العزیز الحکیم (1)

ترجمہ کنز الایمان

اٰمنوا باللہ ورسولہ وانفقوا مما جعلکم مستخلفین فیہ ؕ
فالذین اٰمنوا منکم وانفقوا لھم اجر کبیر (7)

ترجمہ کنز الایمان اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی
راہ میں کچھ وہ خرچ کرو جس میں تمھیں اوروں کا جانشین
کیا تو جو تم میں ایمان لائے اور اس کی راہ میں خرچ
کیا اُن کے لئے بڑا ثواب ہے

(اٰمنوا باللہ ورسولہ اللہ اور اس کے رسول پر
ایمان لاؤ)

اے لوگوں اللہ اور اس کے رسول پر
ایمان لاؤ اور تمھارے پاس جو مال ہے یہ سب اللہ
کا ہی ہے۔ تم وراثت کے طور پر اس کے مالک ہوئے ہو
اور تمھارے بعد دوسرے اس کے مالک بنیں گے لہٰذا اس
کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔

وما لکم لا تؤمنون باللہ والرسول یدعوکم لتؤمنوا بربکم
وقد اخذ میثاقکم ان کنتم مؤمنین (8)

ترجمہ کنز الایمان اور تمھیں کیا ہے کہ اللہ پر ایمان نہ لاؤ حالانکہ
یہ رسول تمھیں بلا رہے ہیں کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ اور
بیشک وہ تم سے پہلے ہی عہد لے چکا ہے اگر تمھیں
یقین ہو

(وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ) اور تمھیں کیا ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہ لاؤ۔

(وضاحت):

اے لوگوں تمھیں کیا ہوا ہے کہ تم اللہ عزوجل پر ایمان نہ لاؤ ہو حالانکہ رسول اللہ علیہ السلام تمھیں بھلائی کی طرف بلا رہے ہیں۔ اور دلیلیں بھی پیش کر رہے ہیں۔ اور تم سے عہد بھی لیا جا چکا ہے۔ جب تمھیں آدم علیہ السلام کی پشت سے نکالا تھا۔

هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿9﴾

ترجمہ کنز الایمان: وہی ہے جو کہ اپنے بندے پر روشن آیتیں اتارتا ہے کہ تمھیں اندھیریوں سے اجالے کی طرف لے جائے اور بیشک اللہ تم پر ضرور مہربان رحم والا۔

(هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ) وہی ہے جو اپنے بندوں پر روشن آیتیں اتارتا ہے۔

اللہ پاک وہ ہے جو جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے نبی پاک علیہ السلام پر حرام و حلال کی روشن آیتیں نازل فرماتا ہے اور یہ رسول تمھیں کفر و شرک سے اور جہالت کے اندھیرے سے نکال رہے ہیں وہ تم پر کمال مہربان ہے۔

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ

اَعۡظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیۡنَ اَنۡفَقُوۡا مِنۡۢ بَعۡدُ وَ قٰتَلُوۡا ؕ وَ کُلًّا وَّعَدَ اللّٰہُ الۡحُسۡنٰی ؕ وَ اللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرٌ (۱۰)

ترجمہ کنز الایمان: اور تمہیں کیا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو حالانکہ آسمانوں اور زمین سب کا وارث اللہ ہی ہے تم میں برابر نہیں۔ وہ جنہوں نے فتح مکہ سے قبل خرچ کیا اور جہاد کیا وہ مرتبے میں ان سے بڑے ہیں جنہوں نے بعد فتح کے خرچ کیا اور جہاد کیا اور ان سب سے اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ (وضاحت):

~~اور تمہیں کیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو~~

لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ (وضاحت):

تم میں فتح سے پہلے خرچ کرنے والے اور جہاد کرنے والے برابر نہیں ہیں۔

وضاحت:

ارشاد فرمایا اے حبیب علیہ السلام جب فتح مکہ سے قبل مسلمان تنگ دست تھے اس وقت جس نے خرچ کیا اور جہاد کیا وہ فضیلت کے اعتبار سے دوسروں سے بڑے ہیں۔

فرمان باری (اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً) (وضاحت):

حدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ میرے صحابہ کو برا بھلا نہ کہو کیونکہ تم میں کوئی احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے

کرے وہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ایک مد کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔

آیت نمبر (11)

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗ
وَلَهٗۤ اَجْرٌ كَرِیْمٌ ﴿11﴾

ترجمہ کنزالایمان:۔ کون ہے جو اللہ کو قرض دے
اچھا قرض تو وہ اس کے لیے دونے کرے
اور اس کو عزت کا ثواب ہے۔

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا
کون ہے جو اللہ کو اچھا قرض دے:۔ اس آیت میں
اللہ تعالیٰ نے تاکید کے ساتھ لوگوں کو مسلمانوں کی جانب
میں کفار کے ساتھ جہاد کرنے میں فقیر و محتاج مسلمانوں
کی مدد کرنے میں اپنا مال خرچ کرے۔

آیت نمبر (12)

یَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ یَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَیْنَ
اَیْدِیْهِمْ وَ بِاَیْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْیَوْمَ جَنّٰتٌ
تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا
ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿12﴾

جس دن تم ایمان والے مردوں اور ایمان والی
عورتوں کو دیکھو گے

ان کے آگے اور ان کے داہنے دوڑتا ہے ان سے فرمایا جا رہا
ہے کہ آج تمہارے سب سے زیادہ خوشی کی بات وہ جنتیں
ہیں جن کے نیچے نہریں ہیں ان میں ہمیشہ رہو یہی بڑی کامیابی ہے
یوم تری المومنین والمومنت
قیامت کے دن مومنین مومنت کے آگے ایمان اور بندگی
کا نور پل صراط پر انکے آگے روشن ہوگا اور جنت
کی طرف انکی رہنمائی کرے گا ان کے لیے بہت
بڑی کامیابی ہے آیت نمبر 13

یَوۡمَ یَقُوۡلُ الۡمُنٰفِقُوۡنَ وَ الۡمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوا انۡظُرُوۡنَا نَقۡتَبِسۡ مِنۡ نُّوۡرِکُمۡ ۚ قِیۡلَ ارۡجِعُوۡا وَرَآءَکُمۡ فَالۡتَمِسُوۡا نُوۡرًا ؕ فَضُرِبَ بَیۡنَہُمۡ بِسُوۡرٍ لَّہٗ بَابٌ ؕ بَاطِنُہٗ فِیۡہِ الرَّحۡمَۃُ وَ ظَاہِرُہٗ مِنۡ قِبَلِہِ الۡعَذَابُ (13)

جس دن منافق مرد اور منافق عورتیں مسلمانوں سے کہیں
گے کہ ہمیں ایک نگاہ دیکھو ہم تمہارے نور سے کچھ
حصہ لیں کہا جائے گا اپنے پیچھے لوٹو وہاں نور
ڈھونڈو وہ لوٹیں گے جبھی ان کے درمیان ایک دیوار
کھڑی کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہے
اس کی اندر کی طرف رحمت اور باہر کی طرف عذاب
یوم یقول المنفقون والمنفقت للذین امنو

قیامت کے دن جب مسلمان اندھیری سے اپنے نور کے ساتھ جنت کی طرف جائیں گے منافقین والمنافقات ان سے کہیں گے ہماری طرف دیکھو ہم بھی آپ کے نور سے فائدہ اٹھائیں تو مسلمان ان سے کہیں گے حساب والی جگہ سے جاؤ جہاں سے ہم نے حاصل کی ہے جب وہ جائیں تو کچھ بھی نہیں پائیں گے جب لوٹ کر مسلمانوں کی طرف آئیں گے تو ان کے درمیان ایک دیوار کھڑی ہوگی
نوٹ :- بعض مفسرین نے اسی ہی کو اعراف کا نام دیا

ینادونھم الم نکن معکم قالوا بلی ولکنکم فتنتم انفسکم وتربصتم وارتبتم وغرتکم الامانی حتی جاء امر اللہ وغرکم باللہ الغرور (14)

منافق مسلمانوں کو پکاریں گے کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے وہ کہیں گے کیوں نہیں مگر تم نے تو اپنی جانیں فتنہ میں ڈالیں اور مسلمانوں کی برائی تکتے اور شک رکھتے اور جھوٹی طمع نے تمہیں فریب دیا یہاں تک اللہ کا حکم آگیا اور تمہیں اللہ کے حکم پر اس بڑے فریبی نے مغرور رکھا

(ینادونھم) (وضاحت)

اس آیت میں مؤمنین اور منافقین کے درمیان ہونے والا مکالمہ کا ذکر ہے۔ منافقین کہیں گے کیا ہم نماز روزوں میں تمہارے ساتھ نہ تھے۔ مسلمان

انہیں عذاب میں دیکھنے لگیں گے۔ کیوں نہیں
مگر تم ظاہری طور پر ہمارے ساتھ تھے۔ اور
تم منافقت اختیار کیا ہوا تھا۔ مسلمانوں
کے نقصان کے منتظر رہتے تھے اور
شیطان کے دھوکے میں تھے۔

فالیوم لا یؤخذ منکم فدیۃ ولا من الذین کفروا ط
ماوٰکم النار ط ھی مولٰکم ط وبئس المصیر (15)

ترجمہ کنزالایمان: تو آج نہ تم سے کوئی فدیہ لیا جائے
گا اور نہ کھلے کافروں سے تمہارا ٹھکانہ آگ
ہے وہ تمہاری رفیق ہے اور کیا ہی برا انجام

(فالیوم لا یؤخذ منکم فدیۃ تو تم نہ آج تم
سے کوئی فدیہ لیا جائے گا)

(وضاحت):
یعنی جس دن منافقین مسلمانوں سے
جدا کیے جائیں گے تو رب تعالیٰ ان سے فرمائے گا
آج تم سے کوئی فدیہ قبول نہیں کیا جائے گا۔
تمہارا ٹھکانہ عذاب اور جہنم ہے ایمان قبول نہیں

الم یان للذین اٰمنوا ان تخشع قلوبھم لذکراللہ وما
نزل من الحق ۵ ولا یکونوا کالذین اوتوا الکتٰب
من قبل فطال علیھم الامد فقست قلوبھم ط
وکثیر منھم فٰسقون (16)

ترجمہ کنز الایمان | کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان
کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد اور اس حق کے لئے
جو اترا اور ان جیسے نہ ہوں جن کو پہلے کتاب دی گئی
پھر ان پر مدت دراز ہوئی تو ان کے دل سخت
ہو گئے اور ان میں بہت فاسق ہیں۔

(الم یأن للذین أمنو کیا ایمان والوں کے لئے
ابھی وہ وقت نہ آیا)

(شانِ نزول)

صحابہ کرام علیہم الرضوان کی ایک جماعت
نبی پاک علیہ السلام کی بارگاہ میں مسجد میں آئی تھی
اور وہ لوگ آپس میں ہنس رہے تھے۔
حضور علیہ السلام چادر گھسیٹتے ہوئے غصے میں آئے۔
اور ارشاد فرمایا کہ تم ہنس رہے ہو حالانکہ تمہارے
رب کی طرف سے اب تک امان نہیں آئی ہے
کہ اس نے تمھیں بخش دیا ہے۔ اس پر یہ آیت
نازل ہوئی۔ حضور علیہ السلام نے پوچھا گیا اس کا کفارہ
کیا ہے فرمایا اتنا ہی رونا

(وضاحت): اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ
ایمان والوں کے لئے وہ وقت نہیں آیا۔ کہ
انکے سامنے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے قرآن کی
آیتیں پڑھی جائیں تو ان کے دل نرم پڑ جائیں۔

اعلموا ان اللہ یحی الارض بعد موتھا قد بینا لکم الایت لعلکم تعقلون (17)
ترجمہ کنزالایمان: جان لو کہ اللہ زمین کو زندہ کرتا ہے اس کے مرے پیچھے بے شک ہم نے تمھارے لیے نشانیاں بیان فرما دیں کہ تمھیں سمجھ ہو۔

(اعلموا ان اللہ یحی الارض بعد موتھا جان لو کہ اللہ زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے)

(وضاحت): اے لوگوں تم جان لو کہ اللہ پاک بنجر زمین کو بارش کے ذریعے زندہ فرماتا ہے اسی طرح اللہ کے ذکر کے ذریعے سخت دلوں کو نرم کرتا اور علم و حکمت سے بھرتا ہے۔

(دل کی سختی کے اسباب)

(1) اللہ کے ذکر سے غفلت کرنا (2) قرآن کی تلاوت نہ کرنا

(3) موت کو یاد نہ کرنا (4) فحش گوئی کرنا

(قد بینا لکم الایت) تمھارے لیے نشانیاں بیان فرما دیں۔

ہم نے تمھارے لیے وحدانیت کے دلائل واضح کر دیے ہیں، ان کو سمجھو اور عمل کرکے کامیاب ہو۔

ان المصدقین والمصدقت واقرضوا اللہ قرضا حسنا یضعف لھم ولھم اجر کریم (18)	
ترجمہ کنزالایمان	بے شک صدقہ دینے والے مرد اور

صدقہ دینے والی عورتیں اور جنھوں نے اللہ کو اچھا
قرض دیا ان کے دونے ہیں اور ان کے لئے
عزت کا ثواب ہے۔

(ان المصدقین والمصدقت بیشک صدقہ دینے والے
مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں)

(وضاحت) :- جنہوں نے نیک دلی کے ساتھ صدقہ
کیا اور حقداروں پر خرچ کیا۔ گیا تو ان کے لئے
دگنا اجر ~~اور جنت~~ ہے۔

والذین امنوا باللہ ورسلہ اولئک ھم الصدیقون ق
والشھداء عند ربھم ط لھم اجرھم ~~اجر کریم~~ ونورھم ط والذین
کفروا وکذبوا بایتنا اولئک اصحب الجحیم (19)

(ترجمہ کنزالایمان) اور جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر
ایمان لائیں وہی کامل سچے اور اوروں پر گواہ اپنے
رب کے یہاں ان کے لئے ان کا ثواب اور ان
کا نور ہے اور جنھوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں
جھٹلائیں وہ دوزخی ہیں۔

(والذین امنوا باللہ ورسلہ اور جو اللہ اور اس کے
رسولوں پر ایمان لائیں)

(وضاحت) :- جو اللہ اور رسول پر ایمان لائے وہ
جنتی ہیں۔ اور جو انکار کرے اور جھٹلائے
وہ دوزخی ہے۔

اعلموا انما الحیوۃ الدنیا لعب و لھو و زینۃ و تفاخر
بینکم و تکاثر فی الاموال و الاولاد ؕ کمثل غیث
اعجب الکفار نباتہ ثم یھیج فترٰہ مصفرا ثم یکون
حطاما ؕ و فی الاخرۃ عذاب شدید ۙ و مغفرۃ من اللہ
و رضوان ؕ و ما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور (20)

ترجمہ کنز الایمان / جان لو کہ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود
اور آرائش اور تمہارا آپس میں بڑائی مارنا اور مال
اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا اس مینہ
کی طرح جس کا اگایا ہوا سبزہ کسانوں کو بھایا پھر
سوکھا کہ تو اسے زرد دیکھے پھر روندن ہو گیا اور
آخرت میں سخت عذاب ہے اور اللہ کی طرف سے
بخشش اور اس کی رضا اور دنیا کا جینا تو نہیں مگر
دھوکے کا مال

(اعلموا انما الحیوۃ الدنیا) جان لو کہ دنیا کی
زندگی صرف۔

وضاحت: اس آیت میں دنیا کی حقیقت
بیان کی گئی ہے کہ دنیا کم نفع دینے اور ختم ہونے والی ہے۔
اور اس آیت میں پانچ چیزیں اور ایک مثال
بیان کی گئی۔

(1) دنیا کی زندگی کھیل کود ہے جو کہ بچوں کا کام ہے اور
اس کے حصول میں محنت سے مشغول ہے۔ (3) دنیا کی زندگی

زینت اور آرائش کا نام ہے جو کہ عورت کا شیوہ ہے

(4) (5) دنیا کی زندگی ایک دوسرے پر فخر و غرور کرنے کا نام ہے اس کے بعد اللہ پاک نے ایک مثال بیان فرمائی۔

دنیا کی زندگی ایسے ہے جیسے جس کا اصل بارش کا اگایا ہوا سبزہ کسان کو اچھا لگتا ہے پھر وہ کسی زمینی یا آسمانی آفت کی وجہ سے سوکھ جاتا ہے تو تم اس کا سبز رنگ جانے کے بعد اسے زرد دیکھتے ہو اور وہ پامال کیا ہوا بے کار ہو جاتا ہے۔

حضرت ذوالنون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اے مریدین۔ دنیا طلب نہ کرو یہاں سے صرف زادِ راہ لو کیونکہ آرام گاہ تو اور ہے۔

سابقوا الی مغفرۃ من ربکم وجنۃ عرضہا کعرض السماء والارض اعدت للذین امنوا باللہ ورسلہ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم (21)

ترجمہ کنزالایمان: بڑھ کر چلو اپنے رب کی طرف اور اس کی جنت کی طرف جس کی چوڑائی جیسے زمین اور آسمان کا پھیلاؤ تیار ہوئی ہے ان کے لئے جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

وسابقوا الی مغفرۃ من ربکم (اپنے رب کی بخشش کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھ جاؤ)

(وضاحت) :- اے لوگوں دنیا کی زندگی قلیل ہے تو تم ان اعمال کی طرف سبقت لے جاؤ۔ جن سے تم اللہ کی رحمت اور رضا کے حقدار ٹھہرو۔ اور اس جنت کے حقدار بنو جس کی چوڑائی ایسی ہے کہ ساتوں آسمانوں کی ٹکڑے ملا دئیے جائیں یہ جنت ان کے لئے تیار کی گئی ہے جو وحدانیت کا اقرار کرنے والے ہیں اور رب سے مغفرت طلب کرنے والے ہیں۔

ما اصاب من مصیبۃ فی الارض ولا فی انفسکم الا فی کتٰب من قبل ان نبراھا ؕ ان ذلک علی اللہ یسیر (22)

ترجمہ کنزالایمان: نہیں پہنچی کوئی مصیبت زمین میں اور نہ تمھاری جانوں میں مگر وہ ایک کتاب میں ہے قبل اس کے کہ ہم اسے پیدا کریں بےشک یہ اللہ کو آسان ہے۔

(ما اصاب من مصیبۃ فی الارض ولا فی انفسکم نہیں پہنچی کوئی مصیبت زمین میں اور نہ تمھاری جانوں میں)

(وضاحت) :- اس آیت میں اللہ پاک نے اپنی قضاء اور تقدیر کا بیان فرمایا ہے کہ اے لوگوں زمین میں قحط کی بارش رک جانے کی جو مصیبت

ھوتیں ڈالتی ہے وہ سب کچھ ہمارے لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہے۔ جو بیماری اور اولاد کے غموں کی مصیبت ہے وہ بھی لکھی ہوئی ہے۔ اور جو بھی مصیبت آئی ہے کسی سبب سے آئی ہے۔ اور اس میں سے ایک سبب گناہ بھی ہے اللہ پاک محفوظ فرمائے۔ آمین۔

لِّكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ (23)

ترجمہ کنزالایمان: اس لئے کہ غم نہ کھاؤ اس پر جو ہاتھ سے جائے اور خوش نہ ہو اس پر جو تم کو دیا۔ اور اللہ کو نہیں بھاتا کوئی اترونا بڑائی مارنے والا۔

(لِّكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ تاکہ تم اس پر غم نہ کھاؤ جو تم سے جاتی رہے)

(وضاحت): لوح محفوظ میں لکھی گئی اگر تمھیں دیا ہے وہ تم اس سے مایوس نہ ہو اور جو متاع تمھے اللہ نے عطا کیا ہے اس پر خوش بھی ہو بلکہ جو غم ملے اس کے بدلے صبر کرو اور جو خوشی ملے اس پر شکر ادا کرو کیونکہ غم اور پریشانی سے وہ گم جیتر واپس نہیں آئے گی۔

الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۗ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ (24)

ترجمہ کنزالایمان: وہ جو آپ بخل کریں اور اوروں سے

بخل کو کہیں اور جو منہ پھیرے تو بے شک اللہ ہی بے نیاز ہے۔

(الذین یبخلون) (وہ جو بخل کریں)

(وضاحت):

اس آیت کی ایک تفسیر یہ ہے کہ جو لوگ اپنے مال میں بخل کرتے ہیں۔ اور اس میں تنگی کرتے راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے ہیں۔ اور دوسروں کو بھی بخل کرنے کا کہتے ہیں۔ ایسے لوگ اللہ کو پسند نہیں کیونکہ یہ ایک مذموم صفت ہے۔

اور ایک تفسیر یہ ہے کہ جو لوگ حضور علیہ السلام کی صفات کو جو سابقہ کتب میں مذکور ہیں۔ ان کو بیان کرنے میں بخل کرتے ہیں۔ اور ان کی فرمانبرداری سے منہ پھیرتے ہیں۔ تو اللہ پاک ان سے بے نیاز اور حمد کے لائق ہے۔

لقد ارسلنا رسلنا بالبینٰت وانزلنا معھم الکتٰب والمیزان لیقوم الناس بالقسط ۚ وانزلنا الحدید فیه باس شدید و منافع للناس ولیعلم اللہ من ینصرہ ورسله بالغیب ۚ ان اللہ قوی عزیز (25)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک ہم نے اپنے رسولوں کو روشن دلیلوں کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور عدل کی ترازو اتاری کہ لوگ انصاف پر قائم ہوں اور

ہم نے لوہا اتارا اس میں سخت آنچ اور لوگوں کے فائدے اور اس لئے کہ اللہ دیکھے اس کو جو بے دیکھے اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے بے شک اللہ قوت والا غالب ہے۔

لقد ارسلنا رسلنا بالبینت بے شک ہم نے اپنے رسولوں کو روشن دلیلوں کے ساتھ بھیجا

وضاحت: خلاصہ یہ ہے کہ اللہ پاک نے رسولوں کو امتوں کی طرف بھیجا اور ان کے ساتھ ان چیزوں کو نازل فرمایا۔ (1) احکام اور مسائل بیان کرنے والی کتاب (2) ترازو یعنی عدل (3) لوہا یعنی اسلحہ سازی کا فنی علم سکھایا۔

جیسے حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ اللہ نے چار برکت والی چیزیں زمین پر اتاری ہیں۔

(1) لوہا (2) آگ (3) پانی (4) نمک

ولقد ارسلنا نوحا وابراھیم وجعلنا فی ذریتھما النبوۃ والکتب فمنھم مھتد وکثیر منھم فسقون (26)

ترجمہ کنزالایمان: اور بے شک ہم نے ابراھیم اور نوح کو بھیجا اور ان کی اولاد میں نبوت اور کتاب رکھی تو ان میں کوئی راہ پر آیا اور ان میں بہت سے زیادہ فاسق ہیں۔

(ولقد ارسلنا نوح و ابراھیم اور بے شک ہم نے نوح اور ابراھیم کو بھیجا)

(وضاحت):-

اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اللہ پاک نے حضرت نوح اور ابراھیم علیھم السلام کو نبوت اور رسالت سے مشرف فرمایا۔ اور اپنی کتابیں توریت، انجیل وغیرہ بھی انہیں پر نازل فرمائیں۔

ثم قفینا علی اثارھم برسلنا و قفینا بعیسی ابن مریم و اٰتینہ الانجیل ۵ وجعلنا فی قلوب الذین اتبعوہ رافۃ و رحمۃ ط و رھبانیۃ ابتدعوھا ماکتبنھا علیھم الا ابتغاء رضوان اللہ فما رعوھا حق رعایتھا ج فاٰتینا الذین اٰمنوا منھم اجرھم و کثیر منھم فسقون (27)

ترجمہ کنزالایمان: پھر ہم نے ان کے پیچھے اسی راہ پر اپنے اور رسول بھیجے اور ان کے پیچھے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور اسے انجیل عطا فرمائی اور اس کے پیروں کے دل میں نرمی اور رحمت رکھی اور راہب بننا تو یہ بات انہوں نے دین میں اپنی طرف سے نکالی ہم نے ان پر مقرر نہ کی تھی ہاں یہ بدعت انہوں نے اللہ کی رضا چاہنے کو پیدا کی پھر اسے نہ نباہا جیسا اس کے نباہنے کا حق تھا تو ان کے ایمان والوں کو ہم نے ان کا ثواب عطا کیا۔ اور ان میں بہتیرے فاسق ہیں۔

(ثم قفینا علی آثارھم پھر ہم نے ان کے قدموں کے پیچھے اپنے
نشانات میں ابن مریم رسول بھیجے
وما قت لی)

آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت نوح وابراھیم
علیہ السلام کے بعد عیسیٰ علیہ السلام تک اپنے رسول
اللہ نے بھیجے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو انجیل عطا فرمائی
اور ان کے پیروکار آپس میں محبت رکھتے تھے
جبکہ انہوں نے خود بنایا نکاح نہ کرنا، خلوت نشینی
اور راہب ہونا صرف تھے پھر اسکے بعد والے
اس کی رعایت نہ کر سکے اور تثلیث یعنی
خدا کے قائل ہو گئے اور دین سے کفر کر گئے
یہ سب ان کی اپنی بد عملیں تھیں

یاایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وآمنوا برسولہ یؤتکم کفلین من رحمتہ
ویجعل لکم نورا تمشون بہ ویغفر لکم ط واللہ
غفور رحیم (28)

ترجمہ کنزالایمان اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کے
رسول پر ایمان لاؤ وہ اپنی رحمت کے دو حصے
تمہیں عطا فرمائے گا اور تمہارے لئے نور کر دے گا
جس میں چلو اور تمہیں بخشش دے گا اور اللہ بخشنے
والا مہربان ہے

(یاایھا الذین آمنو اتقوا اللہ اے ایمان والو
اللہ سے ڈرو)

(وضاحت):

اس آیت میں اہل کتاب سے خطاب کیا گیا کہ اے موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام کو ماننے والوں حضور علیہ السلام کے بارے میں اللہ سے ڈرو اگر تم حضور علیہ السلام کی بھی پیروی کرو گے تو تم کو دو رسولوں کی پیروی کی وجہ سے دگنا ثواب ملے گا۔

لئلا یعلم اھل الکتٰب الا یقدرون علی شیء من فضل اللہ وان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم (29)

ترجمہ کنز الایمان: یہ اس لئے کہ کتاب والے کافر جان جائیں کہ اللہ کے فضل پر ان کا کچھ قابو نہیں اور یہ کہ فضل اللہ کے ہاتھ ہے دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

لئلا یعلم اھل الکتٰب تاکہ اہل کتاب جان لیں

(وضاحت): (شان نزول): اللہ عزوجل نے مؤمنین کو حضور علیہ السلام پر ایمان لانے کے عوض دو نیکیوں کا وعدہ فرمایا تو اس پر کفار بولے کہ اگر ہم ایمان نہ لائے تو ہمارے لئے ایک نیکی ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انکار کیا گیا۔ کیونکہ حضور علیہ السلام پر ایمان لائے بغیر انبیاء سابقہ انبیاء پر ایمان لانا بھی بے سود ہے۔

اور یہ سب اللہ کا فضل ہے جسے چاہے عطا
کرے۔

الحمد للہ

بشکریہ حافظ سلمان عطاری
جامعۃ المدینہ ذکریہ کراچی
درجہ ثانیہ
مورخہ 02-08-2023